ڈاکٹر ظفر احمد
شعبۂ اردو
نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لنگوئجز، اسلام آ*. د

بلوچستان میں اردو کے آغاز وارتقاء کےÃ* یت

The study of theories discussing start and evolution of Urdu language becomes very important. Firstly these theories discuss the language itself and secondly they have provided a significant content to the Urdu language research. Meer Aman is considered pioneer in this regard as he declared Urdu a camp and mixed language in the preface of his famous book "Bagh-o-Bahar" in 1801. Meer Aman's theory inspired many followers even some major orientalists and linguists like Sir G A Grierson. In the first half of 20th century some important theories also evolved, which presented different approaches towards Urdu. After 1947 it continued and new theories about the start and evolution of Urdu offered within Pakistan. These theories mostly trying to find relations between Urdu and Pakistani Lands and languages. In this article theories have been analyzed which are discussing Urdu and Balochistan.

اردو کے آغاز وارتقاء کے مبا # کو اردو لسانی تحقیق کے مطالعوں میں شامل رکھنا ضروری ہے۔ اس کی ا- وجہ تو واضح ہے کہ یہ مبا # ز*. ن سے متعلق ہیں اور دوسری یہ کہ اردو لسانی سرمائے کا قابل ذکر حصہ انہیں پF ہے۔ ۱۸۰۱ء میں طبع ہونے والی میر امن دہلوی کی کتاب ''*. غ و بہار'' کے مقدمے کو اس بحث کا نقطۂ آغاز تسلیم کیا جا* ہے۔ اس مقدمے میں مولف نے اردو ز*. ن کی ابتدا کے حوالے سے اپنی آرا پیش کیں۔ میر صا # نے اردو کو شاہجہانی عہد میں تشکیل* نے والی ا- مخلوط ز*. ن قرار د* ی جو دہلی میں مختلف ز*. نوں کے*. ہمی اختلاط سے وجود میں آئی۔ [1] میر امن دہلوی کے زمانے میں لگتا ہے یہ ا- عوامی رائے تھی جسے انہوں نے تحر* ی صورت دی۔ اس تحر* کے بعد قریباً ا- صدی-- اردو کو مخلوط ز*. ن ہی قرار د* ی جا* رہا۔ اس دوران ہندوستانی علماء کے علاوہ مستشرقین بھی اردو کے ضمن میں اسی صورتحال سے دوچارÃ آتے ہیں۔ حتیٰ کہ اَ, یسن نے بھی ابتدا میں اردو کو مخلوط ز*. ن لکھا ہے البتہ بعد میں اپنی غلطی تسلیم کرتے ہوئے وہ اس کی تصحیح کرتے ہیں۔ اَ, یسن کا یہ اعتراف بھی

قابل توجہ ہے کہ اردو کی ابتدا کے* رے میں انہوں نے اپنا پہلا بیان میرامن سے متا* ہو کر* تھا۔ 2

بیسویں صدی-- کم وبیش یہی چلن عام رہا البتہ اس صدی کے نصف اول یعنی قیام* کستان-- اس لسانی بحث میںU* یں وسعت پیدا ہوئی۔* ن اردو کے تقریباً ہر اہم استاد نے اس میں اپنا حصہ شامل کیا۔ یوں اس نصف صدی میں یہ بحث قیاس کی حد عبور کر کے علمی ولسانی درجے پ فا* ہوئی۔ اس دوران منظر عام پ آنے والے اہم Ã* یت میں محمد حسین آزاد نے اردو کا رشتہ ..ج بھاشا سے جوڑتے ہوئے کہا کہ ہماری* ن اردو..ج بھاشا سے نکلی ہے۔ 3 د v ا اہم* موں میں نصیر الدین ہاشمی مولف ''دکن میں اردو''، ''پنجاب میں اردو'' کے مولف حافظ محمود شیرانی اور سید سلیمان+ وی ہیں۔ اول الذکر نے اپنی* لیف میں اردو کا رشتہ دکن کے علاقے سے جوڑنے کی کوشش کی او* نی الذکر نے مخلوط* ن ..ج بھاشا اور دکن میں اردو جیسے Ã* یت کو رد کرتے ہوئے پنجاب کی زمین کو اردو کا اصل وطن ٹھہر* یا۔+ وی صا # نے مسلمانوں کی آمد اور ہندوستان میں پہلی عرب اسلامی* & کو C دبنا کر سندھ کی وادی کو اردو کی جنم بھومی قرار* یا۔

تقسیم ہند کے بعد بھی اردو کے آغاز وارتقاء کی بحث* ک وہند میں جاری رہی بلکہ اس میں مز+ تیزی آئی اور وسعت پیدا ہوئی *پ کستان میں خصوصیت کے ساتھ اردو کی% یں* پ کستانی جغرافیائی حدود میں تلاش کرنے کی روا$ زور پکڑنے لگی۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں حافظ محمود شیرانی کے Ã ئے کو مز+ حمایتی میسر آ گئے وہاں د v پ کستانی علاقوں اور* نوں سے اردو کو منسلک کرنے کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔ سندھ، پنجاب، سرحد (خیبر پختون خوا) اور کشمیر کے خطے ایسے ہیں جہاں ہند آ* ئی* 3 بولی جاتی ہیں، نیز ان علاقوں میں قدیم سے اردو ا* + ..رہی ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے بھی ان خطوں کو اردو کے مرا' ی علاقوں کا قرب وجوار قرار دے h ہیں۔ البتہ بعض ایسی جگہوں سے بھی یہ* زگشت سنائی دیتی ہے جہاں مذکورہ صفات تلاش کر* آسان معلوم نہیں ہو*۔ رقبے کے اعتبار سے* پ کستان کا & سے..' اصوبہ بلوچستان جغرافیائی لحاظ سے اردو کے مرا' سے قدرے ..پ ے واقع ہے۔ یہاں کی مقامی* نوں میں بلوچی، ..اہوی اور پشتو شامل ہیں۔ ان میں سے بلوچی کا تعلق ہند ا* انی کی شمال مغربی اور پشتو کا شمال مشرقی شاخ سے ہے۔ جبکہ ..اہوی* ن دراوڑی خا+ ان کی شمالی شاخ کی* ن ہے۔ ہند آ* ئی خا+ ان کی اردو اب یہاں* پ کستان کی قومی* ن اور لنگوا فرانکا کی حیثیت سے بولی جاتی ہے۔ بلوچستان میں لسانی مطالعے کی کوئی پ انی روا$ Ã نہیں آتی۔ .. + لسانی مطالعات کی جو مثالیں سامنے آئی ہیں، وہ ا- طرح سے مستشرقین اور ہندوستانی ماہرین کی لسانی کاوشوں کے نز ا* اور ان کی تجد+ ہیں۔ اردو کے آغاز وارتقاء کے حوالے سے اس خطے میں قیام* پ کستان کے بعد ا- عرصے-- کوئی کام Ã نہیں آ*۔ البتہ اب بعض ایسے تحقیقی منصوبے سامنے آئے ہیں جن میں دوسرے Ã یوں کی دیکھا دیکھی اردو کا تعلق اس خطے سے اور یہاں کی* نوں سے جوڑنے کی کوششیں کی گئی ہیں۔

..پ وفیسر انور رومان نے اپنے مضامین میں اس موضوع پ خامہ فرسائی کی ہے۔ اپنے اس مضمون میں وہ ..اہوی کو ہندوستانی الاصل اور اردو کو آ* ئی خا+ ان کی* ن قرار دیتے ہیں۔ نیز ان کے مطابق ..اہوی* پ کستان کی & سے قدیم* ن بھی ہے۔ آگے چل کر وہ یہ سوال بھی اٹھاتے ہیں کہ اردو اور ..اہوی میں روابط کیسے ممکن ہوا۔ ان کے مطابق ایسا تین دفعہ

ہوا۔ پہلی ✱ ڑ نی $ کی لڑائی (۱۷۶۱ء) میں بلوچ افواج احمد شاہ ✱ الی کے شانہ K نہ B میں شر ۔ ہو N ۔ دوسری دفعہ سید احمد شہید اپنی سپاہ کے ساتھ افغا T ن جاتے ہوئے کچھ عرصے کے لیے قلات میں رکے تھے۔ اس سپاہ میں ✱ دہ تعداد چو è اردو بولنے والوں کی تھی یوں اہوئی اور اردو کا رابطہ ہوا۔ تیسری ✱ ریہ رابطہ انگر وں کے دور حکومت میں ہوا۔ # انہوں نے اردو کو ابتدائی جماعتوں میں ذریعہ تعلیم کے لیے چنا اور نچلی سطح پر عدالتوں میں رائج کیا۔ اس کے بعد اردو اور اہوی کے مابین یہ تعلق روز افزوں ہے اور خاص کر اہوی ✱ ن وادب پر اردو ✱ ن وادب کے واضح ✱ ات دیکھے جا h ہیں۔ 4

پروفیسر انور رومان صا # کے درج ✱ لا نکات سے کسی حد ۔ اتفاق کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اپنے ا ۔ دوسرے مضمون میں وہ ا ۔ * Ã یہ پیش کرتے ہیں۔ ان کے مطابق عرب & سے پہلے بلوچستان آئے اور یہاں اپنی حکومت قائم کی۔ اس کے بعد سندھ میں عربوں کی حکومت قائم ہوئی۔ عربوں کے علاوہ ہندوستان میں آنے والی د V اقوام ایرانی ، ترک ، پٹھان اور بلوچ تھیں۔ ان اقوام کی اپنی منفرد ✱ 3 تھیں۔ پروفیسر صا # لکھتے ہیں۔

> اردو نہ مسلمان فا • کی ✱ ن تھی اور نہ جنوبی ایشیا کے مفتوحین کی۔ مسلمانوں کی ✱ نچوں ✱ 3 اپنی اپنی جگہ قائم رہیں اور جنوبی ایشیا کے مفتوحین کی ✱ 3 جیسے جٹکی ، اہوی، سندھی، ملتانی، پنجابی ✱ ہندکو، گجراتی، ج بھاشا، بنگالی وغیرہ اپنی اپنی جگہ پر لیکن ان کے ✱ ہمی عمل، ردعمل اور تعافل سے ا ۔ نئی ✱ ن اردو وجود میں آ گئی جس کا ✱ روپ جہاں ہندوستانی تھا وہاں بناؤ سنگھار اسلامی تھا اور جہاں ✱✱✱ اسلامی تھا وہاں بناؤ سنگھار ہندوستانی تھا۔ یہ ✱ ن تقریباً ا ۔ ہزار سالہ تشکیلی دور کے بعد بلکہ اس کے % میں بھو ™ ل کی سطح سے اوپر اٹھ کر دکن میں پہلی دفعہ علمی و ادبی سطح پر آ گئی اور جلد ہی دہلی، لکھنؤ، آ ہ، لاہور، ڈھاکا، پشاور اور قلات وغیرہ میں پھیل گئی۔ 5

انور رومان صا # کے اس Ã ئے کا) لباب اردو کو مخلوط ✱ ن قرار دینا ہے۔ البتہ انہوں نے اس میں اضافہ اپنی جا $ سے یہ کیا کہ اس مخلوط ✱ ن کے مسالے میں بلوچستان کی ✱ نوں کو بھی شامل کر ✱ ہے۔ اس ✱ رے میں نہ تو انہوں نے کوئی لسانی ثبوت فراہم کیا ہے اور نہ ✱ ر [۔ فقط مسلم فا • اور سید احمد شہید کی سپاہ کا ذکر ہے۔ حالا è مخلوط ✱ ن کے Ã ئے کو بیسویں صدی کی ابتدا میں ہی ماہرین نے مسترد کر ✱ تھا۔ اسی سے ملتا جلتا خیال ڈاکٹر عبدالرزاق صا نے بھی پیش کیا۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ عرب سندھ سے قبل بلوچستان میں وارد ہوئے تھے اور یہاں ان کی حکومت تقریباً تین سو سالوں ۔ رہی۔ عرب بلوچستان میں د ✱ موں سے حکمرانی کرتے رہے۔ دو } معدا 6) ان اور دو } قفلیہ طوران ✱ نی الذکر کا دارالخلافہ قیقا ✱ ن موجودہ قلات تھا۔ لہذا وہ کامل القادری اور ڈاکٹر عبدالرحمن اہوی کا حوالہ دیتے ہوئے سندھ کی بجائے بلوچستان کو ✱ ب السلام قرار دیتے ہیں۔ ڈاکٹر صا # پروفیسر انور رومان کے Ã ئے سے بھی متفق ہیں جن کے مطابق بلوچستان کے ضلع کچھی میں رائج ✱ ن جٹکی اور عربی، فارسی، ترکی اور د V ✱ نوں کے ملنے سے نئی ✱ ن اردو بنی ہے۔

ماہرین لسا*ت کے لیے یہ ا۔ دل چسپ*. ت ہوگی کہ جس سرزمین,پ عرب اور اہل ہندوستان پہلی*. ر
ملتے ہیں وہاں کردی اور تورک (تورانی) ژ. 3 طویل عرصے-- بولی جاتی رہی ہیں اور اَ ,. اہوی کو
کروگالخ ِ کردی ژ. ن مان لیا جائے تو بلوچستان ہی وہ سنگم ہے جہاں عربی، فارسی، کردی ,. اہوی، سندھی،
جٹکی ژ. 3 آپس میں ملتی ہیں اور ان کے 5پ سے ا۔ نئی ژ. ن اردو کا ہیولیٰ تیار ہو* ہے۔6

ڈاکٹر عبدالرزاق صا. صا # جو* ر [اسناد مہیا کر رہے ہیں اس سے یہ تو* $. ہو* ہے کہ عرب سندھ سے قبل بلوچستان میں آئے تھے اور یہیں,پ ان کی حکومتیں قائم ہو N لیکن یہاں کئی سوال تشنہ رہ جاتے ہیں، مثلاً کیا عربوں کے آنے سے مقامی ژ. 3 معدوم ہوگئیں اور ا۔ نئی ژ. ن وجود میں آ گئی جو کہ نہیں ہوا کیو è اَ ایسا ہوا ہو* تو آج پورے بلوچستان میں ,. اہوی، بلوچی* ِ جٹکی کی بجائے اردو رائج ہوتی۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن,. اہوی صا # نے پی ایچ ڈی کی تکمیل کے لیے اردو اور,. اہوی ژ. نوں کے تعلق کے موضوع,پ تحقیق کی تھی جواب کتابی صورت میں موجود ہے۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن کی مادری ژ. ن,. اہوئی ہے لہذا اس کتاب کا جھکاؤ بھی اردو کی نسبت,. اہوئی کی جا$ ہے۔ اردو کے ضمن میں فقط آغاز وارتقا کے چند معروف Ã* ِت بعینہٖ پیش کیے گئے ہیں۔ دل چسپ امر یہ ہے کہ ابتدا کامل القادری صا # کے Ã یے سے کی گئی ہے۔ جس کے مطابق بلوچستان میں عربی، فارسی اور مقامی ژ. نوں کا 5پ ہوا اور ا۔ نئی ژ. ن تیار ہوئی۔[7] اس Ã یے کا سرسری ذکر کرنے کے بعد سید سلیمان+ وی، نصیرالدین ہاشمی، حافظ محمود شیرانی، آزاد، رام*. بو سکسینہ، ڈاکٹر شو ! سبزواری، ڈاکٹر محی الدین قادری زور، ڈاکٹر سہیل بخاری کے Ã* ِت مختصراً پیش کر دیے گئے ہیں۔ ان کو پیش کرتے ہوئے نہ تو زمانی,** M کا خیال رکھا H ِ ہے اور نہ ہی کسی Ã ئے کا تجزیہ کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ عبدالرحمٰن صا # نے ڈاکٹر سہیل بخاری کے Ã یے کو نسبتاً ژ ِ دہ تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اور اس کی وجہ بعد میں واضح ہوتی ہے کیو è وہ خود اس سے اتفاق کرتے ہیں۔ 'ویسے ہم خود ڈاکٹر سہیل خان بخاری سے متفق ہیں کہ اردو ہندوستان کی قدیم ژ. نوں میں سے ا۔ ہے اور یہ ا۔ دراوڑی بولی ہے۔ اور ارتقائی منازل طے کرتی ہوئی یہاں-- پہنچی ہے۔'[8] اگلے صفحات ,پ 'اردو,. اہوئی کا تعلق' کے عنوان سے اس موضوع,پ بحث موجود ہے۔ وہ رقم طراز ہیں۔

> ,. اہوئی دراوڑی السنہ کی ژ. ن ہونے کی وجہ سے اردو سے صدیوں پہلے یہاں بولی جاتی تھی۔. # آ* ِ
> آئے تو ان کی ژ. ن اور دراوڑی ژ. نوں میں میل 5پ پیدا ہوا۔ اس لیے اردو اور,. اہوئی کا تعلق ا۔
> دوسرے سے ازمنہ قدیم سے ` آ رہا ہے۔ اَ چہ بعد میں,. اہوئی محدود ہو کر ا۔ مخصوص علاقے کی ژ. ن
> بن گئی اور دونوں ژ. 3 ا۔ دوسرے سے دور میں میل 5پ پیدا ہوا اس لیے اردو اور,. اہوئی کا تعلق
> ا۔ دوسرے سے ازمنہ قدیم سے ` آ رہا ہے۔ اَ چہ بعد میں,. اہوئی محدود ہو کر ا۔ مخصوص علاقے کی
> ژ. ن بن گئی اور دونوں ژ. 3 ا۔ دوسرے سے دور ہوتی گئیں۔9

ڈاکٹر صا # ا۔ طرف تو ان دونوں ژ. نوں کو دراڑوی اَ وہ سے جوڑتے ہیں، جبکہ دوسری جا$ وہ اردو کو آ* ِ وں

کی آمد کے ساتھ بھی منسوب کرتے ہیں ۔ یوں اپنے دعوے کو خود ہی رد کرتے ہیں ۔ آگے ا یـ* ر پھر ڈاکٹر سہیل بخاری کا ذکر کرتے ہوئے ان کی کتابوں سے اقتباسات شامل کیے گئے ہیں ۔ اس کے بعد. اہوئی ژ ن پ دV ژ نوں کے اث ات کا جا ٔ ہ لیاH ہے ۔ اس بحث کی شروعات بھی. اہوئی پ اردو کے اث ات سے ہوتی ہے ۔ دونوں ژ نوں کے صوتی، معنوی، صرفی، نحوی تغیرات واشتراکات کا جا ٔ ہ شامل ہے ۔ اسی سلسلے میں آگے چل کر وہ عربی، فارسی، پ نگالی اور انگری ی، پنجابی اور سندھی کے . اہوئی پ پ ڑنے والے اث ات کا بھی ا یـ ا یـ کر کے ذکر کرتے ہیں، جس سے یہ واضح ہو* کہ اردو کی نسبت. اہوئی پ دV ژ نوں کے اث ات ژ یدہ مر$ ہوئے ہیں ۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ. اہوی ژ ن نے اپنی ہمسایہ ژ نوں سے بھی خاطر خواہ اث ات قبول کیے ۔ د* کی بیشتر ژ نوں سمیت ہندوستان کی تقریباً ہر ز* ہ ژ ن اپنے ارتقائی مراحل میں اسی طرح کی کیفیت سے ٔ ری ہے لہٰذا ان محدود اشتراکات کی بنا پ اردو اور. اہوئی کو ا یـ ہی خا+ ان سے منسلک کر* لسا* ت کے رو سے در & معلوم نہیں ہو* ۔ یوں بھی بیشتر ماہرین لسان (قدیم و. +). اہوئی کو دراوڑی الاصل اور اردو کو ہند آ* یـ ئی ژ ن قرار دیتے ہیں ۔

واحد. دار کے مطابق مستشرقین جن میں را. ٹ کالڈویل، ڈاکٹر ایمینو، ڈینیس . ے اور / یـ سن او* پ کستانی ماہرین لسان عین الحق فر+ کوٹی اور ڈاکٹر عبدالمجید سندھی وغیرہ کے. اہوی ژ ن پ کیاH تحقیقی کام قابل تشفی نہیں ۔ ان کے مطابق ان حضرات نے. اہوی کی اصلیت ونوعیت وغیرہ طے کرنے کے لیے اس ژ ن کا بھرپور جا ٔ ہ نہیں لیا اور فقط چند لفظی مشابہت اور تشکیلی مماثلت سے ہی اپنے { ئج ا : کیے ہیں ۔ 10 واحد. دار صا # کے مطابق. اہوی، بلوچی، اردو، پشتو سمیت بیشتر ہند ا یـ انی ژ نوں کے* رے میں* پ ئے جانے والے Ã ئے غلط* $ ہو h ہیں، کیوè ان ژ نوں کی* ریخ مستند اور واضح نہیں ۔ انہوں نے اس حوالے سے ان تمام ژ نوں کے ا یـ دوسرے پ اث ات کا جا ٔ ہ لیا ہے اور الفاظ کی فہر & بھی دی ہے ۔ اس نوع کی تحقیق کی بجائے کہ جس میں مشترک الفاظ کی بنا پ ژ نوں کے درمیان تعلق* $ کرنے کی کوششیں ملتی ہیں، . دار صا # دراصل . + لسانی اصولوں کے تحت ان ژ نوں کے مطالعات پ زور دے رہے ہیں ۔ ان کے مطابق ایسا کرنے سے نہ صرف ان اوہام کا خاتمہ ممکن ہوگا بلکہ ان ژ نوں کی در &* ریخ و درجہ بندی بھی تشکیل* پ ئے گی ۔

صوبہ بلوچستان میں اردو ژ ن کے آغاز وارتقاء کے Ã* یـ ت کے اس مختصر مطالعے کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے اردو کی محبت نے جہاں اس ژ ن کو لسانی وادبی سطح پ مالا مال کیا ہے وہاں چند مسائل اور پیچیدH ں بھی اس کی مرہون منت ہیں ۔ چوè ماہرین لسان نے . + لسا* تی اصولوں کے تحت لسانی* ر [اور جغرافیائی اعتبار سے اردو کا اصلی وطن اور آغاز وارتقاء کے ادوار صرا # کے ساتھ بیان کر دیے ہیں لہٰذا اس میں کسی حد- ردو+ ل تو شا+ ممکن ہو لیکن لسانی خا+ ان کی تبد~ * یـ جغرافیائی حدود میں اس قدر تغیر شا+ ممکن نہ ہو ۔

حوالہ جات

1۔ میرامن، دہلوی، دیباچہ*. غ وبہار، سنگ میل Å X ، لاہور، ۲۰۰۰ء

2۔ اَ, ین، بحوالہ ڈاکٹر شو ‍ؒ سبزواری، اردولسا* ت، ایجوکیشنل ۔ ہاوس، علی اَ‍ٗ ھ، ۱۹۹۶ء، ص۱۰

3۔ محمد حسین آزاد، آب حیات، سنگ میل Å X ، لاہور، ۲۰۰۰ء، ص۱۰

4۔ ایم انوررومان، پر وفیسر. اہوی اوراردو کے لسانی وثقافتی روابط، مشمولہ اخباراردو، مقتدرہ قومی ؤ. ن، اسلام
آ. د، نومبر، ۲۰۰۳ء، ص۶۱

5۔ ایم انوررومان، پر وفیسر، بلوچستان میں اردو۔ پس منظر اور پیش منظر، مشمولہ اخباراردو، مقتدرہ قومی ؤ. ن، اسلام آ. د،
نومبر، ۲۰۰۳ء، ص۲۷

6۔ عبدالرزاق صابر، ڈاکٹر، کیا اردو کا اصل مولد بلوچستان ہے؟، مشمولہ اخباراردو، مقتدرہ قومی ؤ. ن، اسلام آ. د، نومبر،
۲۰۰۳ء، ص۲۴۳

7۔ عبدالرحمٰن ، اہوئی ، اہوئی اوراردو کا تقابلی مطالعہ ، اہوئی اکیڈمی رجسٹرڈ، کو@، ۲۰۰۶ء، ص۹۰

8۔ عبدالرحمٰن ، اہوئی ، اہوئی اوراردو کا تقابلی مطالعہ، ایضاً، ص۹۹

9۔ عبدالرحمٰن ، اہوئی ، اہوئی اوراردو کا تقابلی مطالعہ، ایضاً، ص۱۱۴

10۔ واحد ٛ دار، ہمارا مشترک قومی ورثہ، مشمولہ اخباراردو، مقتدرہ قومی ؤ. ن، اسلام آ. د، نومبر، ۲۰۰۳ء، ص۱۵۱